

## 283715-ایک شخص تہائی میں حرام کاموں کا ارتکاب کریتا ہے، وہ اس کا علاج چاہتا ہے۔

### سوال

میری آپ سے الجاء ہے کہ مجھے اللہ کے عذاب اور غصہ سے بچالیں، میں مسلمان ہوں اور میری تربیت اسلامی طریقے سے ہوئی ہے، میں اب بھی دوسروں کے سامنے بہت پارسا بن کر رہتا ہوں، لیکن کیا کروں جب تہائی میں ہوتا ہوں تو نظروں سے او جھل ہو کر موبائل پر جیا باختہ اور غیر اخلاقی تصاویر اور ویڈیوز کھوں لیتا ہوں، میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے، لیکن پھر بھی میں یہ فحش کام کر بیٹھتا ہوں، پھر محسن دیکھنے تک ہی بات نہیں رکھی بلکہ مشت زنی بھی کر بیٹھتا ہوں، حالانکہ میں شادی شدہ ہوں اور میرے بیٹے بھی ہیں، میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں کرتا ہوں یہ ڈنگروں کا کام ہے، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام نیکیاں مٹا دیتا ہے بلکہ انہیں سرے سے ختم کر دیتا ہے، میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی مانگتا ہوں، پھر ایک دو دن تو صحیح رہتا ہوں لیکن دوبارہ اسی لائن پر آ جاتا ہوں، میرے دل میں بڑی شدید نو عیت کی چاہت اور تماہوتی ہے کہ میں جیا باختہ مناظر اور فلموں کا مشاہدہ کروں، اور برائی پر عمل پیرا ہو جاؤں، مجھے نہیں معلوم کہ میں کیا کروں؟ مجھے اتنا پتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو اللہ مجھے آگ میں ڈالے گا، لیکن مجھے اپنے آپ پر کنٹروں حاصل نہیں ہے، ازراہ کر م مجھے بچالیں، اللہ آپ پر رحم فرمائے۔

### پسندیدہ جواب

پیارے جانی! ہمیں اس بات کا پورا اور اک ہے کہ آپ کو گناہ کے بار بار ارتکاب پر بہت زیادہ نفسیاتی تکلیف ہے، تاہم یہ ایک ثابت علامت ہے کہ اگرچہ آپ کا دل بیمار ہے لیکن پھر بھی آپ کے دل میں اب بھی سلامتی کا عرض موجود ہے۔

اس بیماری سے نکلنے کے لیے اکسیر اور کامیاب علاج اس طرح ہو گا کہ ہر وہ راستہ بند کر دیا جائے جو آپ کو اللہ کی نافرمانی پر آمادہ کرتا ہے، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرنے والا روازہ بھی بند کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ يَا عَبَادِيَ الَّذِينَ أَسْتَرْ فَوْأَلِيَ أَثْسِمْ لَا تَقْتُلُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ بِجَهِنَّمْ بَعْدَهُمْ بَوْلَ التَّغْوِيَةِ الْجَحِيْمُ﴾.

ترجمہ: آپ لوگوں سے کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اللہ یقیناً سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ [الزمر: 53]

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَنْهَوْنَ مَعَ الْأَنْتَارِ أَخْرَجُوا لَا يَنْتَهُونَ الْفَسَادُ أَنْتَ حَمَّ اللَّهُ أَلَا يَأْتِيَ الْجُنُّ وَلَا يَرْثُونَ وَمَنْ لَيَقْعُلْ ذَلِكَ تَلْقَ آنَهَا (68) يُضَاعِفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَخْنَرَ فِيْهِ مِنَهَا (69) إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ حَمَّا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَنْتَهُنَ اللَّهُ سَيِّدُنَا تَعَمَّ حَنَّاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيْمًا (70) وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَتُوبُ إِلَيَّ اللَّهِ مَتَّهَا﴾.

ترجمہ: وہ اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ماحت قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا ان کی سزا پا کے رہے گا۔ [68] قیامت کے دن اس کا عذاب دگنا کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو کر اس میں بھیش کے لئے پڑا رہے گا۔ [69] سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور یہاں لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مریانی کرنے والا ہے۔ [70] اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔ [الفرقان: 68-71]

ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب "ابجواب الکافی" (ص 165) میں کہتے ہیں :

"سر اپا عدل و فضل پر مبنی حکم الہی ہے کہ : "گناہ سے تائب ہونے والا یہی ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں !! " بلکہ اللہ تعالیٰ نے شرک، معصوم جان کے قتل اور زنا سے توبہ کرنے والے کے لیے ضمانت لکھ دی ہے کہ اس کے گناہ کو نیکی میں بدل دے گا، اللہ کا یہ حکم کسی بھی گناہ سے تائب ہونے والے کے لیے عام ہے۔

اور و پسے بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ :

[(فَلَمَّا يَعْبُدُوا يَأْذِنُ لَهُمْ أَنْ يُنْقَضُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّمَا هُوَ الْغَوَّارُ إِلَّا جَهَنَّمُ].

ترجمہ: آپ لوگوں سے کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جنوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ما یوس نہ ہونا، اللہ یقیناً سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ [ازمر: 53]

لہذا اس آیت کے عموم سے کوئی ایک گناہ بھی مستثنی نہیں ہے، تاہم یہ خصوصیت صرف انہی لوگوں کے لیے ہے جو توہہ کرتے ہیں۔ "ختم شد

دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو بھی قرآن مجید میں "الْمُتَقْبِلُونَ" [یعنی متقین] کہا ہے جو ایک بار کبیرہ گناہ ہونے یا بار بار صغیرہ گناہ ہونے پر غالب اور غفار پر ودگار کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش مانگ لیتے ہیں، وہ گناہ پر قائم نہیں رہتے اور نہ ہی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

— (133) **اللَّذِينَ يُشْفَعُونَ فِي الشَّرَاءِ وَالصَّرَاءِ وَالظَّيْنِ الْعَيْنِ وَالنَّعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْخَيْرِينَ** (134) — (134) **وَسَارُ حُوا لَّا مَغْفِرَةَ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَهَّدَ عَرْضَهَا الشَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَهْدَى لِلشَّفَعِينِ** (135) **وَالَّذِينَ إِذَا فَلَحُوا فَيَرْجِعُونَ وَلَمَّا أَفْلَحُوا أَنْفَشُمْ ذَرَّا وَاللَّهُ فَسْتَغْفِرُوا إِذْ تُوْبُمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَلَحُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ** (135) **أُولَئِكَ هُوَوْهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَحْمِلُ مَنْ تَحْمِلُ مِنْ نَجْحِنَا** (136) **الْأَنْهَارُ خَالِدَهُمْ فِيهَا وَلَنَعْمَلَنَّ أَخْرَىٰ عَلَيْهِمْ** —

ترجمہ: اور اپنے پروردگار کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑ کر چلو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ ان خداتر س لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ [133] جو خوشحالی اور تنگ دستی (ہر حال) میں خرچ کرتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی یہ لوگوں سے اللہ مجتب رکھتا ہے۔ [134] ایسے لوگوں سے جب کوئی برکام ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کوئی ہے جو گناہ معاف کر سکے؟ اور وہ دیدہ و انسنة اپنے کے پر صرار نہیں کرتے [135] ایسے لوگوں کی جزاں کے پروردگار کے ہاں یہ ہے کہ وہ انہیں معاف کر دے گا اور اسیے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہیں بہ رہی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ (اصحے) عمل کرنے والوں کا کیسا اچھا بدلہ ہے۔ [آل عمران: 133-136]

نافرمانی پر اصرار کرنے والے شخص سے جو گناہ کرے، اور پھر بغیر توبہ اور استغفار کے دو مارہ پھر گناہ میں ملوث ہو جائے۔

لیکن جو شخص گناہ کر لے لیکن اس کے بعد پچھی اور پکی توبہ کر لے، اور پھر کچھ عرصے بعد گناہ کے آگے دوبارہ ڈھیر ہو جائے اور پھر گناہ کر بیٹھے، دوسری بار گناہ کے بعد دوبارہ سے پھر پکی اور پچھی توبہ کر لے، اس کا یہی وظیرہ ہو کہ گناہ کر کے بعد توبہ کر لے اور توبہ کے بعد پھر گناہ کر لے رحمن اور حمیم ذات کے سامنے توبہ کرتا رہے تو ایسا شخص نافرمانی پر اصرار کرنے والا نہیں ہے اور ان شاء اللہ اسے معافی دے دی جائے گی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے در گزرفرمائے گا، اور اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سننا: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا: اے میرے رب! میں تیر گناہ کا بندہ ہوں تو مجھے بخشن دے۔

اللہ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے! میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔  
پھر بندہ گناہ سے اتنی دیر کارہا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کر لیا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی بخش دے۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔  
پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ گناہ سے رکارہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور عرض کیا: اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر لیا ہے تو مجھے بخش دے۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے جو گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ [اللہ تعالیٰ یہ بات] تین مرتبہ [فرماتا ہے]، پس اب جو چاہے عمل کرے۔

اس حدیث کو بخاری: (7507)، اور مسلم: (2758) نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے "شرح صحیح مسلم" (17/75) میں لکھتے ہیں:

"اگر گناہ کا ارتکاب سوبار کرے یا ہزار بار کرے یا اس سے بھی زیادہ بار کرے اور ہر بار توبہ بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور اس کا گناہ کا عدم ہو جاتا ہے۔  
اگر کوئی انسان اپنے سابقہ سارے گناہوں سے یک بارگی توبہ کرے تو توبہ بھی اس کی توبہ صحیح ہو گی۔

اللہ تعالیٰ نے بار بار گناہ کر کے توبہ کرنے والے کے لیے فرمایا: "اب جو چاہے عمل کرے، میں نے اسے بخش دیا ہے" کا مطلب یہی ہے کہ جب تک تم گناہ کر کے توبہ کرتے رہو گے میں تمیں بخشتار ہوں گا۔ "ختم شد

اس لیے آپ سے جب بھی گناہ سرزد ہو فوری توبہ کر لیں، اور ہر بار پچھی توبہ کریں، آپ سے جو کچھ بھی گناہ سرزد ہو اے اس پر ندامت کا اظہار کریں، اور آئندہ وہ گناہ بھی بھی نہ کرنے کا عدم کریں۔

اپنی توبہ کی تکمیل کے لیے درج ذیل امور پر محنت کریں:

جس وجہ سے آپ اس گناہ میں ملوث ہو جاتے ہیں ان تمام وجوہات کے راستے بند کر دیں، اس کے لیے آپ تہائی میں مت رہیں، ہمیشہ لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہیں، اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ رہیں۔

اگر آپ اپنی الہیہ سے دور ہیں تو کوشش کریں کہ انہیں اپنے ساتھ رکھیں، آپ اپنی بیوی سے دور زیادہ دیر کے لیے مت جائیں، اپنی بیوی کے ذریعے اپنے آپ کو پاک امنی میا کریں اور اپنے ذریعے اپنی الہیہ کو پاک امنی میا کریں۔

اگر آپ اپنی الہیہ کے پاس ہی ہوتے ہیں تو پھر ان سے دور مت جائیں، بیوی کے ساتھ روانوی وقت گزاریں، اپنی ضرورت اپنی بیوی سے پوری کریں، جب بھی آپ کے دل میں ایسا کوئی خیال آتے یا آپ کی نظر کسی ایسی چیز پر پڑے جس سے جذبات انگوٹھی لیں تو شیطان کو موقع ہی نہ دیں کہ حرام طریقے سے ضرورت پوری کرنے کا خیال لائے آپ حلال طریقے سے اپنی ضرورت پوری کر لیں۔

ہر وقت کوشش کریں کہ اپنے آپ کو دنیاوی یا آخری دنیا کسی بھی مغید سرگرمی میں مصروف رکھیں؛ کیونکہ فراغت انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔

موباںل سے انٹرنیٹ کی سوالت یکسر ختم کر لیں، ایسا بھی ممکن ہے کہ آپ اپنا موبائل بدل لیں، اور ایسا موبائل لے لیں جس میں نیٹ کی سوالت ہی میرنہ ہو۔

اپنے دل میں ایمان کو مضبوط بنائیں، اللہ کا خوف دل میں بسائیں، حساب الہی کی سختی ذہن نشین کریں، اور یہ بات بھی دل و دماغ میں اچھی طرح اجاگر کر لیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر وقت دیکھ رہا ہے بلکہ آپ کی نگرانی اور نگہبانی بھی کر رہا ہے۔

زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کریں، نفل نمازوں کا اہتمام کریں اور خصوصاً قیام اللیل کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی زیادہ سے زیادہ دعا کریں، طلب ہدایت کے لیے سب سے مفید ترین دعا یہ ہے :

﴿إِنَّمَا الظَّرَاطُ اُنْتَقِيمُ﴾.

ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ [الفاتحہ : 6]

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے دعا گویں کہ ہم سب کو ہدایت اور پھر اس پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہی اپنے پسندیدہ اور رضاۓ الہی کے موجب بننے والے اعمال کی توفیق دینے والا ہے۔

واللہ اعلم